فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۸ امان ۱۳۵۳ہش ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۷۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کبریائی خدا کے واسطے ہے انسان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپکو بڑا سمجھے

جو لوگ تکبّر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے

" قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا اُس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ لیکن تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے جب تک کہ کُل اخلاقِ رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیہ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا۔ سب سے اوّل آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی مگر آدم میں تکبّر نہ تھا اِس لئے خُدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی اُمّید ہے لیکن شیطان نے تکبّر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں متکبّر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہُنر ہوتے ہیں ان میں سے ایک ہُنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے جو لوگ تکبّر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸۰ ۔ صفحہ ۲۸۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۷ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:-

" کل میری طبیعت سخت دل کی دھڑکن سے خراب رہی۔ رات تک محمد احمد خاں کی طبیعت بھی بہت خراب تھی۔ وہی جلن دل کی دھڑکن اور کرب تھا عزیز مرزا خلیل احمد پر بھی دوبارہ دل کا دورہ پڑا ہے۔ بہت دعا کریں محمد احمد کے لئے اور خلیل احمد کے لئے بھی۔

مَیں اِس حالت میں بھی سب کے لئے دعا کر رہی ہوں۔ خطوط کے جواب لکھوانے تک کی طاقت نہیں ہے۔"

میرے برادر عزیز مرزا خلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کئی سال سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اِس عرصہ میں دو دفعہ تو بیماری کا شدید حملہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شفا بخشی اس کے بعد وقفہ وقفہ سے تکلیف ہوتی رہی مگر ہلکی سی۔

اب چند دن سے طبیعت پھر زیادہ ناساز ہے۔ سانس میں گھٹن۔ دل کی دھڑکن میں بیقاعدگی اور کمزوری قابلِ تشویش ہے۔

جملہ احمدی بھائی بہنوں خصوصاً اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ عزیز موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(صاحبزادی) امۃ الرشید بنت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ (بیگم میاں عبدالرحیم احمد صاحب)

اِنتہائی کوشش اور جدّوجہد سے کام کرنیکی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

" صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔۔۔ اِس لئے اب انتہائی کوشش اور جدّوجہد کی ضرورت ہے۔۔۔ بجٹ بہرحال پورا ہونا چاہیئے بلکہ حسب روایات سابقہ بجٹ سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔" (الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۷۳ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر عہدیداران جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ پوری لگن کے ساتھ اس امر کی کوشش فرماویں کہ ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے ان کی طرف سے لازمی چندہ جات کی ادائیگی نہ صرف سَو فیصدی ہو جائے بلکہ اس سے بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۸ ؍ امان ۱۳۵۳ ہش

صداقتِ اسلام کا نہایت درخشندہ اظہار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس آخری زمانہ میں (جبکہ خدا تعالیٰ سے دوری و مہجوری کی وجہ سے مذہب کی اصل غرض مفقود ہوگئی تھی اور مذہب محض قصوں اور کہانیوں کا مجموعہ بن کر رہ گیا تھا) دنیا پر اِس حقیقت کو آشکار کرنے اور اس کا عملی ثبوت پیش کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے کہ جملہ مذاہب میں سے زندہ اور زندگی بخش مذہب صرف اور صرف اسلام ہے۔

آپ نے دنیا میں مبعوث ہوکر یہ انقلاب انگیز نظریہ پیش کیا کہ جملہ مذاہب میں سے صرف اسلام اس لئے زندہ مذہب ہے کہ اس کا خدا ایک زندہ خدا ہے، اسلام کا رسول ؐ زندہ رسول ؐ ہے اور اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے اور اسکے زندہ ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کامل پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں انسان کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے انسان سے ہمکلام ہوکر اسے اور اس کے ذریعہ سے باقی دنیا کو اپنی ہستی اور اپنی قدرتوں کا ثبوت دیتا اور اپنی تجلیات ظاہر فرماتا ہے۔

اس کے ثبوت میں آپ نے خود اپنے وجود کو پیش فرمایا اور ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ مجھے مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ کا شرف اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے ملا ہے اور اس لئے ملا ہے تاکہ دنیا پر یہ حقیقت آشکار ہو کہ دنیا کے پردہ پر زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ دوسرے مذاہب اس لئے زندگی سے عاری ہو چکے ہیں کہ کوئی شخص بھی ان کی پیروی کے نتیجہ میں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل نہیں کرسکتا اور تجلیاتِ الٰہیہ کا مورد نہیں بن سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور اسلام کے بطلِ عظیم کا یہ ایک ایسا چیلنج تھا جس نے جملہ مذاہب کے پیروؤں کو چونکا کر رکھ دیا کیونکہ اس کی وجہ سے خود قصوں اور محض ان پر انحصار کرنے والوں کا قصہ ہی پاک ہوگیا۔ ان میں بھلا یہ جرأت کیسے ہو سکتی تھی کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذہب کی اِس رنگ میں زندگی کا ثبوت پیش کر سکتے۔ ان کیلئے عاجزی اور درماندگی کا اظہار کرنے کے سوا اَور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ چنانچہ اسلام کی صداقت اِس شان سے دنیا پر آشکار ہوئی کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔

مثال کے طور پر آپ نے بجز دینِ اسلام تمام مذاہب کے مُردہ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں بلکہ اِس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہوگئے جس کا کوئی باغبان نہیں اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں اِس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہوگئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہوگئے اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اِس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس باغ کی نئے سرے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا۔ اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندۂ خدا اصلاح کے لئے قائم ہوا جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے اور ان کو سخت ناگوار گزرا کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو اُن کے رسم اور عادات میں داخل ہو چکی ہے لیکن خدا نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اِس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو یاد کیا اور دینِ اسلام کی تجدید فرمائی مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی اس لئے وہ سب مذہب مر گئے"۔ (لیکچر سیالکوٹ)

تمام دیگر مذاہب کو مُردہ اور صرف اور صرف اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرنے کے علاوہ آپ نے اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے ثبوت کے طور پر خود اپنے آپ کو پیش فرمایا اور اسلام کو (نعوذ باللہ) جھوٹا مذہب سمجھنے والوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دُنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ میں اِس میں صاحبِ تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہوجانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مُردار کھانے میں کیا لذّت؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اِسلام اِس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہوگیا آج وہ ایک مسلمان کے دِل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اِس بات کو پرکھے، پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کرلیوے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱، ۶۲)

پھر آپ نے جملہ مذاہب والوں کو چیلنج کیا کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ انکا مذہب ایک زندہ مذہب ہے اور اسکی پیروی کے نتیجہ میں ان کا خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو سکتا ہے تو وہ اسلام کے مقابل پر اِس کا ثبوت پیش کریں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلاواسطہ ملہم کرسکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلاواسطہ ملہم کو دیکھ سکیں۔ سو میں دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔ وہ مُردے ہیں نہ خدا جن سے اب کوئی ہمکلام نہیں ہوسکتا۔ اسکے نشان نہیں دیکھ سکتا۔ ... سچا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا۔ سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی، کیا آریہ، کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دیکھنے کیلئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام سے اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔ اگر دُنیا کے اِس سرے سے اُس سرے تک کوئی عیسائی طالبِ حق ہے تو ہمارے زندہ خدا اور اپنے مُردہ خدا کا مقابلہ کرکے دیکھ لے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس باہم امتحان کے لئے چالیس دن کافی ہیں"۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۳ تا ۱۵)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ صرف اور صرف اسلام ہی کے زندہ مذہب ہونے کا ایسا درخشندہ ثبوت منصّۂ شہود پر آیا کہ تمام دیگر مذاہب والے سراسر عاجز اور درماندہ ہوئے بغیر نہ رہے۔ راہِ فرار اختیار کرنے کے سوا ان کیلئے اَور کوئی چارہ نہ رہا اور خود آپ کے مخالفوں کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا:۔

"مرحوم (حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام۔ ناقل) کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ ... ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکے"۔

(اخبار کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدوں کی رقم خدا کے فضل سے پانچ کروڑ روپیہ سے بھی اوپر نکل چکی ہے۔ الحمد للہ

غلبۂ اسلام کا منصوبہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے

جماعت احمدیہ کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال، عجز کا احساس اور قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے اسلئے انشاء اللہ وہ کبھی ناکام نہیں ہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ امان ۱۳۵۳ ہش مطابق ۸ مارچ ۱۹۷۴ء بمقام مسجد دارالذکر لاہور

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"ایک لمبے عرصہ کے بعد میں یہاں آیا ہوں اور اب میری نظر میں یہ مسجد بہت چھوٹی لگتی ہے۔ شاید اسے اور بڑھانے کی ضرورت پڑ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی تعداد میں بھی اور جماعت کے اموال میں بھی اور جماعت کی کوششوں میں بھی پہلے سے کہیں زیادہ برکتیں ڈال رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ آپ کے اس فقرہ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ فطرت اور وہ سرشت جس میں ناکامی کا خمیر نہ ہو وہ اسلامی تعلیم کے مطابق کن صلاحیتوں کی مالک ہونی چاہیئے یعنی جب حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے تو جماعت کو یہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ کونسی صلاحیتیں ہیں جو ہمیں اپنانی چاہئیں جس کے بعد ناکامی کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہے۔ جب ہم اس بارے میں غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صرف اسی فطرت اور سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہوتا جس میں

اللہ تعالیٰ کی عظمت کی معرفت

اور اس کے جلال کا عرفان بدرجہ کمال موجود ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسی فطرت ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے ایک ایسی محبت پائی جاتی ہے جس کے سامنے دنیا کی ساری محبتیں ہیچ ہیں۔ پس جس شخص کی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے جلال کا احساس اور اس کی ذاتی محبت پائی جاتی ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہوا کرتی اور اللہ تعالیٰ کی یہی عظمت اور یہی جلال ہے جس کی معرفت مہدی معہود علیہ السلام کی اس جماعت کا ایک خاصہ ہے اور جو امت محمدیہ کا ایک حصہ ہے اور اس آخری زمانہ میں پیدا ہو کر اور مہدی معہود کے گرد جمع ہو کر ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے پر مامور ہے۔

پس اگر کسی فطرت یا کسی جماعت کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا احساس پیدا ہو جائے تو اس کا

ایک واضح نتیجہ

یہ نکلتا ہے کہ اس میں خدا کے سوا کسی اور کا خوف نہیں رہتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو۔ میرے سوا کسی اور سے مت ڈرو۔ پس ایک ایسا فرد۔ ایسی فطرت اور ایسی جماعت جس کی یہ سرشت ہو۔ جس کی یہ طبیعت ہو اور جس کی یہ فطرت ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کا خوف اپنے دل میں پا ہی نہیں سکتی کیونکہ اس کا سارا وجود خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات میں گم ہو جاتے ہیں ان کی نگاہ میں دنیا کی ہر چیز ہیچ ہوتی ہے۔ وہ ہر چیز کو لاشئی محض سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے جس دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ہوگی اگر اسکے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف اور اسکے منصوبہ کو ناکام بنانے کے لئے دنیا کی ساری طاقتیں دینی بھی اور مادی بھی اکٹھی ہو جائیں اور وہ شخص اکیلا ہو تب بھی وہ یہ کہے گا "اَلْجَمْعُ" تو ہے مگر "سَیُهْزَمُ"۔ چنانچہ اس وقت دنیا یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ ساری دنیا خدا تعالیٰ کے منصوبہ کے خلاف کھڑی ہو گئی ہے یہ بھی ایک حقیقت ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہی دنیا یہ نظارہ بھی دیکھے گی کہ ساری طاقتیں جمع ہو کر ساری دنیا اکٹھی ہو کر اور یہ تمام منصوبے بنا کر بھی خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی منشاء کے خلاف کامیاب نہیں ہوں گا۔ دنیا یہ بھی دیکھے گی کہ جس دل میں

اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت

پائی جاتی ہے اور وہ شخص یا وہ جماعت جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہر خیر کا منبع سمجھتا ہے اور کسی بھلائی کے لئے اللہ کے سوا کسی اور طرف توجہ نہیں کرتی (کسی اور میں اس کا اپنا نفس بھی شامل ہوتا ہے۔) وہ کبھی ناکام نہیں ہوتی۔

غرض خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا دل میں پیدا ہو جانا اور اس سے پیار کا اتنا بڑھ جانا کہ خود اپنے نفس کو بھی کوئی چیز نہ سمجھنا اور دنیا کی طاقتوں کو خیر کا منبع تسلیم نہ کرنا۔ یہ وہ صلاحیتیں ہیں۔ یہ وہ اخلاق ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جن کی موجودگی میں انسانی فطرت ناکام نہیں ہوا کرتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ یہی حالت آپکی جماعت کی ہے جو آپ کے نقش قدم پر غلبۂ اسلام کے لئے کوشاں ہے۔ تاہم

غلبۂ اسلام کا منصوبہ

ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل خدا تعالیٰ نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈال دی ہے ظاہر ہے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس وقت آدھی سے زیادہ دنیا خدا کی منکر ہو چکی ہے۔ آدھی سے کچھ کم دنیا بظاہر مذہب کا نام لیتی ہے مگر درحقیقت مذہب کی روح سے ناآشنا ہے وہ یہ جانتی ہی نہیں کہ مذہب کیا چیز ہے وہ مذہب اور شریعت اور وہ ہدایت جو خدا کے عاجز بندوں کو خدا تک پہنچاتی ہے وہ صرف اسلامی شریعت ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے بھی کتنے ہیں جو اسلام کی شان اور قرآن کریم کی عظمت کی معرفت رکھتے ہیں۔ یہ شرف صرف ایک چھوٹی سی جماعت کو حاصل ہے کہ جو اگرچہ دنیا کی دھتکاری ہوتی ہے۔ جس کی دنیا کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں۔ جس کے خزانوں میں دنیا کی دولتیں نہیں۔ جس کے پاس سونا اور جواہرات نہیں۔ جس کے پاس سونا اُگلنے والی زمینیں نہیں لیکن پھر بھی اس یقین پر قائم ہے کہ

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

اور انسان کو زندہ خدا کی طرف واپس لے جانے کی جو کوشش اور جدوجہد ہو رہی ہے اس میں بالآخر یہی جماعت کامیاب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ "میرے درختِ وجود کی شاخو" کہکر جماعت کو مخاطب فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ گویا حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درختِ وجود کی مختلف شاخیں ہیں اصل تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات

ہے۔ یہ آپ ہی کا درخت ہے جو قیامت تک بڑھتا چلا جائے گا لیکن نئی "شاخیں" نئے نئے بنیں گی اور "نئے نئے" نئی شاخیں نکالیں گے۔ بہرحال اس وقت حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہو گئے اور وہ وجود آگیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور حفاظت میں ہے۔ خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ آخری زمانہ میں خدا کا دین غالب آئے گا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس فیصلہ کا نفاذ اور اس منصوبے کی تکمیل زمین پر شروع ہو چکی ہے۔ گو اس وقت یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور بے اثر ہے سیاسی لحاظ سے اور بے ہنر ہے علم کے لحاظ سے لیکن

یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے جلال کا عرفان رکھتی ہے۔ خدا کو سب قدرتوں کا مالک سمجھتی ہے۔ اس کے بغیر کسی اور چیز پر بھروسہ نہیں رکھتی وہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اگر خدا کی عظمت اور جلال کے مقابلے میں ساری دنیا کی طاقتیں بھی اکٹھی ہو کر آجائیں تب بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتیں دوسری طرف اللہ تعالیٰ سے اتنا پیار رکھتی ہے اور اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ اتنا عشق ہے کہ وہ اپنے نفس کو بھی بھول چکی ہے وہ اُن عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتی ہے جن کے اختیار کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ وہ کبر و غرور، اور تکبر و ریا میں ملوث نہیں ہوتی۔ اشاعتِ اسلام کا جو تھوڑا بہت کام کرتی ہے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے کہ اسی کی توفیق سے یہ صورت پیدا ہوئی ورنہ اتنا سا کام کرنے کے بھی قابل نہ تھے

پس اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے جلوے دیکھنے والی یہ جماعت اپنے سر کو ہمیشہ زمین کی طرف جھکائے رکھتی ہے۔ حتی کہ اپنے نفس کو بھی کچھ نہیں سمجھتی اور ہر خیر اور بھلائی، اور

تمام نیکیوں اور کامیابیوں کا سرچشمہ

صرف خدائے قادر و توانا کی ذات کو سمجھتی ہے اور اسی کی محبت میں غرق رہتی ہے اور خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتی ہے اور ہمیشہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتی ہے اور یہی اس کی اجتماعی سرشت ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی سرشت میں بھی ناکامی کا خمیر نہیں ہے اس لئے کہ ایک طرف ہم خدا کی عظمت اور جلال کو پہچانتے ہیں اور دوسری طرف ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ہمارے نفسوں میں اپنے طور پر کوئی نیکی اور بھلائی یا کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے بلکہ ہم ہر خیر خدا تعالیٰ ہی سے حاصل کرتے ہیں اس لئے ہمارے دلوں میں کوئی فخر نہیں پیدا ہوتا ہمارے سر اونچے نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ خدا کے حضور جھکے رہتے ہیں۔ ہم بندوں کی خدمت میں مگن ہیں۔ ہم اس اصول کو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے جو حقوق قائم کئے ہیں وہ ادا ہونے چاہئیں اسلام نے

اسلامی معاشرہ کی بنیاد

ہی اسی بات پر رکھی ہے مگر اسے مسلم دنیا بھول چکی ہے یا اگر بھولی نہیں تو بھی اسلام کا صرف ایک دھندلا سا تصور باقی رہ گیا ہے حالانکہ شریعت اسلامیہ کی رو سے مسلمانوں پر فرض عاید کیا گیا ہے کہ اُن کا کتنا ہی شدید دشمن کیوں نہ ہو اسکے وہ حقوق جو خدا تعالیٰ نے قائم کئے ہیں وہ اُسے ملنے چاہئیں اور کبھی یہ جرأت نہیں کرنی چاہیئے کہ کوئی بندہ اللہ کے بندوں کو اُن کے حقوق سے محروم کر دے۔ یہ ایک بڑا ہی حسین اور پیارا معاشرہ ہے جس کے نمونے ہماری تاریخ میں بھی پائے جاتے ہیں اور ہم سے پہلے مسلمان بزرگوں کی زندگیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پس کتنا امن پیدا ہو سکتا ہے اگر ہم اس اصول کو اپنا کر اسے معاشرہ میں جاری کر دیں۔ جو حق خدا نے قائم فرمایا ہے اس سے دشمن سے دشمن آدمی کو بھی محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کی رو سے آدمی کا جو حق قائم کیا گیا ہے وہ بڑا عظیم ہے۔ خدا نے فرمایا ہے کہ ہر شخص خواہ وہ تمہارا دشمن ہے یا دوست، تمہارا عزیز رشتہ دار ہے یا کوئی دوسرا جسے تم پہچانتے بھی نہیں، غرض ہر فرد واحد کا تم پر یہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے نفس میں اور اس کے ماحول میں جو قوتیں اور استعدادیں پیدا کی ہیں اُن کی کامل نشوونما ہونی چاہیئے۔ تمہارا یہ فرض ہے کہ قطع نظر اس بات کے کہ تمہارے ساتھ اس کے ذاتی تعلقات کیسے ہیں تم یہ دیکھو کہ اُس کا حق اُسے ملتا ہے یا نہیں۔

اس کی تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداداد صلاحیتوں کی کامل نشوونما

ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہو رہی تو نشوونما کا انتظام کرو۔ یہ ایک حسین تعلیم ہے جس کا تصوّر شاید کہیں کھوے کھلے طریقہ پر الفاظ میں ظاہر ہوا ہو تو ہوا ہو عملاً کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے۔ اسلامی تعلیم پر مسلمانوں نے مجموعی طور پر نشأۃ اولیٰ میں عمل کیا۔ پھر بعد میں آنے والے مختلف لوگوں یا گروہوں نے مختلف اوقات میں اور مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں اس پر عمل کیا اور اب پھر اُمّتِ محمدیہ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسکی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ اسلام دُنیا میں غالب ہوگا اور ایک حسین معاشرہ قائم ہوگا جس میں ہر انسان کو اس کے حقوق ملیں گے۔ کوئی شخص انسانی حقوق کو غصب کرنے کی جُرأت نہیں کرے گا۔ تاہم اس کے لئے ہمیں

عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کی ضرورت

ہے۔ اپنے نفس کو ایک مُردہ کیڑے سے بھی ہیچ سمجھنا لازمی ہے۔

پس اگرچہ قرآن کریم نے کامیابی کی اور بہت سی راہیں بھی بتائی ہیں لیکن اسوقت مَیں چونکہ لمبا خطبہ دینا نہیں چاہتا کیونکہ آٹھ نو دنوں سے پیچش کا مریض ہوں اور اسکی وجہ سے کمزوری بھی ہے اسلئے مَیں مجموعی طور پر جماعت احمدیہ میں پائی جانے والی ان ۲ صفات کے اظہار پر اکتفا کروں گا۔ مَیں نے یہ بتایا ہے کہ جب انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال پیدا ہو جاتا ہے اور انتہائی طور پر عجز، کا احساس اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے بعد انسان ناکام نہیں ہوا کرتا۔

ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر خشیۃ اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی۔ گذشتہ جلسہ سالانہ پر مَیں نے جماعت کے سامنے ایک منصوبہ رکھا تھا مَیں نے اس منصوبے کے اعلان سے پہلے بڑا غور کیا۔ بہت دُعائیں کیں۔ دوستوں سے مشورے کئے اور مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس سلسلہ میں میری طرف سے صرف

اڑھائی کروڑ روپے کی مالی تحریک

ہونی چاہیئے۔ تاہم میرا دل یہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے اسلئے یہ رقم پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائیگی چنانچہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب مَیں نے اس منصوبہ کا اعلان کیا تو (مَیں نے اس کا ایک خاکہ بیان کیا تھا اس کی تفصیل مَیں انشاء اللہ مجلس مشاورت پر بتاؤنگا) ساتھ ہی مَیں نے یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اُمید ہے کہ یہ رقم اڑھائی کروڑ سے بڑھ کر پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ آج مَیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس منصوبہ کیلئے وعدوں کی رقم پانچ کروڑ سے اُوپر نکل چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور اب میرا یہ خیال ہے کہ یہ رقم نو کروڑ روپے بلکہ شاید اس سے بھی آگے نکل جائیگی۔ مَیں نے اپنے ایک پچھلے خطبہ میں نام لیکر بتایا تھا کہ ۵۱ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے وعدے نہیں ملے۔ ان میں سے ابتک صرف ۱۱ ملکوں کے وعدے ملے ہیں۔ پھر ابھی اندرون ملک کی بہت سی جماعتوں کے وعدے موصول نہیں ہوئے کیونکہ مَیں نے مشاورت تک وعدہ جات کی وصولی کی میعاد مقرر کر رکھی ہے اور ابھی مشاورت میں کئی دن باقی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ نسلیں جو موج در موج احمدیت میں داخل ہونگی یا ہمارے بچے اور نوجوان تعلیم سے فارغ ہوکر اگلے پندرہ سال میں کمانے والی دنیا میں داخل ہونگے وہ تو ابھی اس منصوبہ میں شامل نہیں ہوئے۔ انکا تو ہمیں بھی پتہ نہیں اور اُن بچوں کو بھی پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کس قدر اقتصادی رحمتیں بھی اُن پر نازل کریگا۔ پس ابھی تو وقت ہے کئی اور لوگوں کی طرف سے اپنے اپنے وقت پر وعدے آئیں گے اور وہ بھی بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں گے اور اس طرح تو شاید یہ رقم ۹ کروڑ روپے سے بھی بڑھ جائیگی۔ ویسے اصولاً ہمارا یہ تجربہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں بیٹھ جائے اور انسان نہایت عاجزی اور تضرّع کے ساتھ خدا کے حضور جھک جائے اور بغیر ریا کے اور بغیر فخر کے دُعاؤں میں لگ جائے تو خدا تعالیٰ اُسے کسی چیز سے محروم نہیں رکھتا۔ چنانچہ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس اصول کے ماتحت اللہ تعالیٰ اپنی اس محبوب جماعت کو مادی ذرائع سے نوازتا ہے جس قدر ضرورت پڑتی ہے اتنا مال عطا کر دیتا ہے۔ اسی لئے مَیں کہا کرتا ہوں کہ ہمیں ایک دھیلا بھی ضائع کرنے کیلئے نہیں ملا۔ جماعت کو بڑا محتاط رہنا چاہیئے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے اموال کی حفاظت بھی کرنی چاہیئے اور بڑی احتیاط سے اُنکا خرچ بھی کرنا چاہیئے۔ بہرحال مَیں بتا یہ رہا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم اس صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی تکمیل کے دوران کسی ایسے مقام پر پہنچے کہ جہاں اشاعتِ اسلام ہم سے بیس کروڑ روپے کی قربانی کا مطالبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بیس کروڑ کے بھی سامان پیدا کر دیگا۔ انشاء اللہ العزیز

بہرحال ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں کہ وہ جو ایک دل کی آواز تھی اور جسکے متعلق مشورہ کرنے کے بعد مَیں نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ مَیں اسکا مطالبہ نہ کروں لیکن اس کا اظہار کردوں آج خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے (اپنی گردنیں اُوپر نہ اُٹھانا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر یہ کام ہو ہی نہیں سکتا تھا) اور محض اپنی رحمت سے اور محض اپنی برکت سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ تحریک کی گئی اڑھائی کروڑ روپے کی اور خواہش دِل میں پیدا کی گئی تھی پانچ کروڑ روپے کی۔ چنانچہ اسوقت تک پانچ کروڑ تین لاکھ سے بھی اوپر کے وعدے مل چکے ہیں اور ابھی ڈاک کے ذریعہ روزانہ وعدے موصول ہو رہے ہیں۔

پس میری تو یہ دعا ہے اور ہر احمدی کی یہ دُعا ہونی چاہیئے کہ اے خدا! تُو نے ہی اپنے قادرانہ تصرّف سے غلبۂ اسلام کیلئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ اب اس غرض کیلئے جس چیز کی بھی ضرورت ہو۔ مادی ذرائع ہوں یا غیر مادی ذرائع ہوں اے خدا! تُو اپنے فضل سے ان کے حصول کے سامان پیدا کر دے اور ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیری منشاء کے مطابق اسلام کو ساری دنیا پر غالب کردیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار بنی نوع انسان کے دل میں پیدا کردیں۔ ہم نے

ایک عظیم منصوبہ کی ابتداء

کی ہے۔ اے خُدا! تُو اپنے فضل سے اس منصوبہ کی کامیابی کیلئے جو سامان درکار ہیں وہ ہمیں مہیا فرما۔ ہم نہ تو غیب کا علم رکھتے ہیں اور نہ ہماری نگاہیں اس دنیا کی زندگی کی وسعتوں کا احاطہ کر سکتی ہیں۔ ہماری تو کوتاہ نگاہیں ہیں لیکن اے ہمارے ربّ! تُو علاّم الغیوب ہے۔ تیری نظر سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ تُو اپنی منصرفانہ قدرتوں سے ایسے تغیّرات رُونما فرما جو غلبۂ اسلام کے لئے ضروری ہیں۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ ہماری زندگی کا منتہائے مقصود ہے

ہم میں سے ہر ایک آدمی کی بچہ ہو یا جوان، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت یہی خواہش ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے غلبۂ اسلام کو دیکھ لے۔ اسی صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کو لے لیں جو ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ایک نمایاں کام ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے روزانہ بیسیوں ایسے خطوط ملتے ہیں جو ۷۰، ۷۵ بلکہ ۸۰ سال کے احمدی دوستوں کے ہوتے ہیں اور وہ بھی اس منصوبہ میں بڑی گرمجوشی سے حصہ لے رہے ہیں اور باوجود بڑی عمر کے اُنکی بھی یہی خواہش ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اپنی نگاہوں سے یہ نظارہ دیکھ لیں۔

پس ہم یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں تو پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے اور کتنے سامان کی ضرورت ہے۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے! ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔

غرض دوست یہ دُعائیں کریں عاجزی کے ساتھ اور تضرّع کے ساتھ اور خدا کا شکر ادا کریں اور اسکی حمد کے گیت گائیں کہ تمہارے اندر نیکی کی جو بھی خواہش پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے بھیجکر اُسے پُورا کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود کی آمد کی ایک عظیم پیشگوئی کا ظہور

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی مشن

ریڈیو فجی سے براڈکاسٹ کیا گیا

برادران! بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے جب دعوےٰ کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی آخر الزماں مقرر کئے گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے وہ تمام نشان اور علامات جو قرآن کریم اور احادیث میں بیان کئے گئے تھے نہایت صفائی سے پورے کر دئے۔ میں اس وقت ان نشانات میں سے ایک نشان بیان کروں گا اور وہ ہے اونٹوں کا بیکار چھوڑ دیا جانا۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ تکویر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

یعنی ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بھی بیکار چھوڑ دی جائینگی یہ واقعہ کب ہوگا تو ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اس وقت ہوگا جب میری امت میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ حدیثوں کی مشہور کتاب صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا۔

(مسلم باب نزول المسیح)

یعنی مسیح موعود کے ظہور کے وقت اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائیں گی اور ان سے تیز رفتاری کا کام نہیں لیا جائے گا۔

یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی؟

اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں عرب ملک کے حالات کو سامنے لانا پڑے گا۔ آج سے چودہ سو سال قبل یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس وقت عرب ملک کی اقتصادی حالت کا دارومدار اونٹ پر ہی تھا۔ عرب ایک وسیع و عریض ریگستان ہے بارش بہت ہی کم ہوتی ہے۔ پانی کے چشمے کہیں کہیں پائے جاتے ہیں۔ اسلئے اونٹ ہی ایک ایسا جانور تھا جو عرب میں ایک نعمت سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس کے پاؤں روئی کے گدیلے کی طرح نرم اور چوڑے ہوتے ہیں اسی وجہ سے وہ ریت پر بڑی آسانی اور خوشی سے بھاگتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے اونٹ کو شپ آف دی ڈیزرٹ SHIP OF THE DESERT کہا جاتا ہے یعنی وہ صحرا کا جہاز ہے پھر پانی کی کمیابی کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں۔ اس کے پیٹ کا ایک حصہ مشکیزہ کی طرح ہے وہ ایک دفعہ پانی پی کر اسے بھر لیتا اور پھر کئی کئی دن اسی پر گذارہ کرتا اور تازہ پانی پئے بغیر سفر طے کرتا چلا جاتا۔ گوشت کی ضرورت ہوتی تو مالک اپنے گلے میں سے ایک اونٹ ذبح کر لیتا۔ دودھ کی ضرورت اس طرح پوری کرتے کہ اونٹنی کا دودھ نکالتے اور سارا خاندان اس سے سیر ہو جاتا ہے لباس کے لئے کپڑا وہ اونٹ کے بالوں سے تیار کر لیتے۔ پھر عرب ایک خانہ بدوش قوم تھی اور خیموں میں رہتے تھے جو اونٹ کی کھال سے بنا لیتے تھے۔ الغرض عرب کے لوگوں کا کھانا پینا پہننا اور رہائش کا سامان اور سواری کا ذریعہ سب کچھ اونٹ ہی سے پورا ہوتا تھا۔ یہ حالات تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

یعنی اے لوگو! ایک وقت ایسا آئیگا کہ اونٹوں کی کوئی قدر نہیں رہیگی یہاں تک کہ دس ماہ کی گابھن اونٹنی جو بچہ جننے کے قریب ہوتی تھی اور جس کی قیمت بہت زیادہ پڑتی تھی اس کی بھی کوئی قدر و قیمت نہیں رہے گی گویا وہ بیکار چھوڑ دی جائیگی۔ اور ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس قرآنی آیت کی توضیح و تشریح فرما دی کہ اونٹوں کی بے قدری مسیح موعود کے ظہور کے وقت ہوگی۔

آج یہ پیشگوئی پوری ہو کر اپنی شان دکھا رہی ہے۔ عرب کے ریگستان میں جگہ جگہ تیل کے چشمے اُبل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے صحرائے عرب کی کایا پلٹ گئی۔ قرآنی پیشگوئی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا کے مطابق زمین نے اپنے اندر کے خزانے باہر نکال پھینکے اب وہاں پکی سڑکوں کا جال بچھ گیا۔ عرب کے اونٹ چرانے والے آج دنیا کی دولت مند ترین قوموں میں شمار ہوتے ہیں۔ اونٹ بیکار ہو گئے۔ ان کی قدر و قیمت جاتی رہی۔ اونٹ کی جگہ اب اعلیٰ ترین موٹر کاروں نے لے لی اونٹ کے دودھ اور گوشت کی نہ مانگ ہے اور نہ ملتا ہے معمولی خیموں کی جگہ اب بڑے بڑے محلات کھڑے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حج اونٹ پر سوار ہو کر کیا تھا۔ اب ہر سال اطرافِ عالم سے لاکھوں کی تعداد میں حاجی مکہ معظمہ حج کے لئے جاتے ہیں مگر نہ تو وہاں اونٹ دکھائی دیتا ہے اور نہ اونٹ کی سواری کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔

خوب غور کیجئے۔ کتنا بڑا انقلاب آیا۔ جو پیشگوئی قرآن کریم نے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل کی تھی۔ وہ کس شان سے پوری ہوئی۔

دوستو! مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا امت میں وعدہ تھا وہ بھی ظاہر ہو گیا اور اونٹوں کی قدر بھی جاتی رہی اور اونٹ کی جگہ نئی سواریوں نے لے لی۔ جو موٹر کاروں ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کی شکل میں سب کے سامنے نظر آ رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

تبصرہ

نام کتاب: مسیح دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور
مصنف: محمد اسد اللہ قریشی مربی سلسلہ احمدیہ
صفحات: ۲۵۲ سائز: ۲۰×۲۶/۸
کاغذ سفید طباعت آفسٹ قیمت دس روپے

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں جہاں آخری زمانہ میں امت محمدیہ میں مصلح آخر زماں کی حیثیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل اور آپ کے کامل ظل مسیح موعود اور مہدی معہود کی پیشگوئی کی گئی ہے وہاں اس کی ایک عظیم علامت کے طور پر اس زمانہ میں یاجوج و ماجوج اور دجال کے ظہور کی بھی خبر دی گئی ہے جو زمین میں فساد کریں گے اور لوگوں کو روحانیت سے ہٹا کر مادیت کی طرف راغب کریں گے۔

یاجوج ماجوج اور دجال کی اہمیت اس بات سے واضح ہے کہ تمام قوموں کے انبیاء، ائمہ اور بزرگان سے ڈراتے اور ان کے فتنوں سے بچنے کی دعائیں سکھاتے آئے ہیں ہر قوم ہر مذہب اور ہر ملک کے قدیم لٹریچر میں ان کا ذکر پایا جاتا ہے۔ لیکن حاشیہ آرائیوں اور مبالغہ آمیزیوں کی وجہ سے ان کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں اس لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ قدیم آسمانی صحیفوں قرآن و احادیث اور اسلامی لٹریچر کی روشنی میں یاجوج ماجوج اور دجال کی تعیین کی جائے ان کی علامات اور ان سے متعلق بیانات کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے تا ایک عام آدمی بھی یہ یقین کرنے پر مجبور ہو جائے کہ مصلح آخر الزماں جس کی شناخت کرنا مسلم اور غیر مسلم سب کی اسلامی کتب میں ضروری قرار دیا گیا ہے اور احادیث میں تو اس کی عدم شناخت کو جاہلیت اور کفر کی موت سے تعبیر کیا گیا ہے اسی زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے لوگ وہ اس کی تلاش میں لگ جائیں۔

مکرم مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی کی کوشش قابل ستائش ہے کہ انہوں نے بڑی محنت سے دجال اور یاجوج و ماجوج سے متعلق تمام مواد ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے۔ آپ نے ثابت کیا ہے کہ موجودہ زمانہ ہی مسیح دجال اور یاجوج و ماجوج کے ظہور کا زمانہ ہے آپ نے اپنے اس دعویٰ کی دلیل میں اس زمانہ کی علامات کو پیش کیا ہے جو قرآن کریم احادیث نبویہ اور بزرگان امت اسلامیہ کی کتب میں بیان کی گئی ہیں۔ پھر آپ نے دجال اور یاجوج و ماجوج کے لغوی معنے اور ان کا مفہوم بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ درحقیقت صفاتی نام ہیں اور موجودہ مغربی اقوام ان کے سب سے بڑے اور کامل مظاہر ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب ہے اور مسلم کے لٹریچر میں ایک مفید اضافہ اور اسے علمی حلقوں میں جماعت کی ایک نمائندہ تصنیف کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ کتاب فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی انعام یافتہ ہے۔ زبان آسان انداز دلچسپ اور مطالب زود فہم ہیں۔ کاغذ سفید اور طباعت عمدہ۔ ربوہ میں الشرکۃ الاسلامیہ اور دیگر بک ڈپو کو ملنے والوں سے مل سکتی ہے۔ قیمت دس روپے ہے جو کتاب کی خوبیوں اور افادیت کے پیش نظر کاغذ کی نایابی اور اخراجات طباعت وغیرہ کے بہت زیادہ ہونے کے باوجود نہایت مناسب ہے۔

یہ کتاب تبلیغی اغراض کے لئے بہت مفید ہے احباب اسے خریدیں اور خود بھی پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں اور زیر تبلیغ افراد کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زدجامِ عشق طاقت کی دوائی، مقوّی اعصاب اور اعصابی دردوں کے لئے بے نظیر ہے۔ **مرکّب افتیمون** خرابی جگر اور تبخیر معدہ کے لئے اکسیر ہے **شفاخانہ رفیق حیات** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ ٹرنک بازار راولپنڈی

سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ

نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں ضمناً فرمایا:
"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں" (الفضل ۲۷/۵/۵۹)
سونے کی گولیاں - تیس روپے
زدجامِ عشق - قیمت ایک ماہ ۲۵/۰ روپے
فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی
مینجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ

کراؤن بس سروس

کی آرام دہ سبک رفتار بسوں میں سفر کیجئے

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے

اکسیر اپھارہ کا سٹاک

ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔
فی پیکٹ ایک روپیہ، درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن
دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیورسیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

قاعدہ یسّرنا القرآن

(مصنفہ پیر منظور محمد صاحب)
اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدے کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں
ہدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ
قاعدہ خورد پچاس پیسے۔ تاجروں کے لئے معقول کمیشن۔

ملنے کا پتہ:- مکتبہ یسّرنا القرآن ربوہ

خوشخبری

احباب کے مطالبہ پر ہم نے استری ریڈیو۔ فرج۔ ٹی وی اور بجلی کی تمام نئی و پرانی اشیاء کی خرید و فروخت کا انتظام کیا ہے۔ ہم سے مشورہ آپ کے لئے فائدہ کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ

فرینڈز سٹور

نزد الکیمسٹس ربوہ

مرضِ اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپکے خاندانوں کی خدمت کرنیوالے
قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ۞ ربوہ ۞ ٹنڈو محمد خان

مرضِ اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** چھ صد گولیاں بیس ۲۰ روپے۔ **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۵۳۴ ۞ گول کھہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

پاکستان کے دار الحکومت اسلام آباد و راولپنڈی میں
جائداد، پلاٹس، کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر

فون ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں
المشتہر:- داؤد برادرز آب پارہ اسلام آباد فون ۲۲۲۴۴

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

سادہ و جڑاؤ سیٹ

— اور چاندی کے خوشنما سیٹ و برتن کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور
فون ۵۲۶۲۳

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ ۱۰/- روپے
(مینجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں
سالانہ چندہ ۲/- روپے (مینجنگ ایڈیٹر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۰ روپے **نورِ نظر** اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کی درد مندانہ درخواست

خاکسار کا بیٹا عزیز زبیر احمد عمر ۱۶ سال جو سرگودھا پی۔اے۔ایف کالج میں زیرِ تعلیم ہے اور اِن دنوں میٹرک کا امتحان دے رہا تھا ۲۰ مارچ کی شام کو سر میں چکر آنے کی وجہ سے گِر کر اچانک بے ہوش ہو گیا۔ ہر ممکن علاج کے باوجود آج (۲۳ مارچ) تک بے ہوش ہے نیورو سرجن نے ملٹری ہسپتال لاہور میں اس کے دماغ کا اپریشن تجویز کیا ہے۔

عزیز موصوف بہت ہونہار اور ذہین لڑکا ہے گذشتہ تین سال سے اپنی کلاس میں ہمیشہ اوّل آتا رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کی خدمت میں دردمندانہ عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ اپریشن کامیاب کرے اور عزیز کو کامل صحت عطا فرما کر ہماری پریشانی کو دُور فرمائے۔ آمین (لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید ۳۷/۲ سرور روڈ لاہور چھاؤنی

قطعہ زمین قابلِ فروخت

ایک قطعہ زمین تعدادی ایک کنال واقع دارالرحمت وسطی ربوہ جس پر ایک مختصر سا مکان پختہ بھی تعمیر شدہ ہے اور کئی سالوں سے چالیس روپے ماہوار کرایہ دے رہا ہے قابلِ فروخت ہے۔ گو یہاں کا پانی میٹھا ہے مگر پھر بھی ٹینکی کا نل لگا ہوا ہے۔ مکان محلہ کی گنجان آبادی میں اور بہت موزوں جگہ پر واقع ہے جہاں سے ضروریاتِ زندگی بسہولت مل جاتی ہیں۔ مرکزِ سلسلہ میں رہائش کے خواہش مند اصحاب کے لئے نادر موقع ہے۔
قیمت یکمشت نقد وصول کی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی انتقال کی کارروائی مکمل کروا دی جائے گی۔ قیمت اور قطعہ سے متعلق مزید معلومات کے لئے بالمشافہ گفتگو فرمائیں۔

مختار احمد ہاشمی (کوارٹرز صدر انجمن دار الصدر شرقی ربوہ)

خوش ذائقہ۔ قابلِ اعتماد

تریاقِ سُلیمانی

بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ درد شکم۔ نفخ۔ کمی بھوک۔ ہیضہ۔ متلی۔ قے اور تبخیر معدہ کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہے۔ المنار دواخانہ ربوہ

غذا جزوِ بدن

بنانے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کیلئے پیور الفلفا ٹانک استعمال کیجئے۔ قیمت -/۴
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

احمدی تاجر و صنعتکار حضرات

وہ حضرات جن کی ریڈی میڈ ملبوسات۔ پردہ کلاتھ۔ کاٹن کلاتھ۔ ہوزری۔ ہینڈی کرافٹ کی فرمیں ہیں اور وہ امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں ہم سے رابطہ پیدا کر کے اپنی صنعت و تجارت کو فروغ دیں:۔

BUTT BROTHERS CO. A. BASIT BUTT
IMPORT_EXP: STRAND GARDEN_20_ST.TV.
COPENHAGEN GREVESTRAND_2670 DENMARK

پاکستان میں پتہ:۔
بٹ برادرز معرفت مومن کلاتھ ہاؤس۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷

ھُوَ الشّافی

درد سے پریشان ہو کر دانت مت نکلوائیے
اینٹی پائیوریا -/۱ ANTI PYORRHOEA
اینٹی کیریز -/۱۰ ANTI CARIES
استعمال کیجئے اور درد سے مستقل نجات پائیے
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
سٹاکسٹ:۔ کریم میڈیکل ہال امین پور بازار لائلپور
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
کلماتِ طیّبات
یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ -/۱۱۰ روپے صرف علاوہ محصول ڈاک
نوٹ:۔ جلد اوّل و دوم اِس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۸ جلدوں کی رعایتی قیمت -/۸۰ روپے ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرشوکت و پُرجلال اشتہارات کا مجموعہ

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے۔ ہدیہ فی جلد مجلد علاوہ محصول ڈاک -/۱۰ (دس) روپے۔ مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس (-/۳۰) روپے۔ تیسری جلد بھی جلد شائع ہو جائے گی (انشاء اللہ)

النّاشر۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار ربوہ۔ ٹیلیفون ۴۸۱

آپ کے ہزاروں روپے کے قیمتی جانوروں کی جان

شفائے اپھارہ

کے ایک پیکٹ سے بفضلہٖ پندرہ منٹ کے اندر بچ جاتی ہے۔ اپھارہ کی جادو اثر دوا۔ فوری فائدہ۔ ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ قیمت -/۷۵۔ درجن -/۶ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا، پاپلین، لٹھا، کیمرک، فلالین رنگنے اور پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ لائلپور

فون ملز ۷۹۴۶ — فون آفس منڈی گلی ۲۲۸۳ — فون آفس گول کپڑا ۶۳۵۴

ہر شہر کی مارکیٹ سے "سفینہ" کا مال طلب کریں

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۴ روپے — **دوائی فضلِ الٰہی** اولادِ نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے — **زدجام عشق** طاقت کا جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے — **دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**